[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمی

رمیش چند شرما وغیرہ

بنام

ادھم سنگھ کمال اور دیگران

12 اکتوبر 1999

[ایس پی کردو کر اور آر پی سیٹھی، جسٹسز]

ایڈمنسٹریٹو ٹربیونلز ایکٹ، 1985 – دفعہ 21(1) اور (3) – حد – ترقی – بنیادی عملہ میں سینئر ملازم پر غور نہیں کیا گیا – 2.7.91 پر غور نہ کرنے کی نمائندگی مسترد کر دی گئی – ٹربیونل کے سامنے درخواست 2.6.94 پر دائر کی گئی – دائر کی گئی تاخیر کی معافی کے لیے کوئی درخواست نہیں – ٹربیونل نے اہلیت کی بنیاد پر درخواست کو قبول اور نمٹانا – کی توثیق – منعقد، ٹربیونل جائز نہیں – درخواست کو حد سے روک کر مسترد کر دیا گیا – سروس قانون۔

اپیل – نئی عرضیاں – ٹربیونل کے سامنے رکھی گئی کوئی بنیاد نہیں رکھی گئی – منعقد کی گئی، اس پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

مترجم اور قانونی معاون کے طور پر کام کرنے والے اپیل کنندہ کو اسسٹنٹ لیجسلیٹیو ڈرافٹ مین (ہندی) کلاس II (گزٹیڈ) کے عہدے پر ترقی دی گئی۔ مدعا علیہ نمبر 1 جو اپیل کنندہ سے سینئر تھا، کو ترقی کے لیے نہیں سمجھا گیا۔ انہوں نے 1.5.91 پر ایک نمائندگی کی جسے 2.7.1991 پر اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ چونکہ ان کے پاس بنیادی عملہ میں تین سال کا مطلوبہ تجربہ نہیں ہے، اس لیے وہ ترقی کے اہل نہیں ہیں۔ اس کے بعد، مدعا علیہ نمبر 1 نے انتظامی ٹربیونل کے سامنے 2.6.94 پر درخواست دائر کی۔ اگرچہ اپیل کنندہ کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا تھا کہ مذکورہ درخواست حد سے باہر تھی، لیکن تاخیر کی معافی کے لیے درخواست دائر نہیں کی گئی تھی۔ ٹربیونل نے اہلیت کی بنیاد پر درخواست کو قبول کیا اور نمٹا دیا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ایڈمنسٹریٹو ٹربیونلز ایکٹ 1985 کی دفعہ 21(3) کے تحت تاخیر کی معافی کے لیے کسی درخواست کی عدم موجودگی میں ٹربیونل کو اہلیت کی بنیاد پر درخواست کو قبول کرنے اور نمٹانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

مدعا علیہ نمبر 1 کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ 2.6.91 پر حکومت کی طرف سے نمائندگی کو مسترد کرنے کے بعد، ایک اور نمائندگی کی گئی جس میں حقیقت پسندانہ پوزیشن کی نشاندہی کی گئی تھی اور اس طرح حد کی مدت کو 2.7.91 سے نہیں بلکہ اس کی دوسری نمائندگی کو مسترد کرنے کی تاریخ سے شمار کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ پروموشنل پوسٹ پر کام کرنے والا شخص مذکورہ پوسٹ پر لین رکھ کر ڈیپوٹیشن پر چلا گیا تھا اور وہ ایک حقیقی یقین کے تحت تھا کہ جب تک لین ختم نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک کوئی واضح خالی جگہ نہیں ہو سکتی ہے اور اس

لیےاس نے ابتدائی تاریخ پر اواے فائل نہیں کیا تھا۔

اپیلوں کی اجازت دینااورٹربیونل کے حکم کو کالعدم قرار دینا، عدالت

منعقد.1: ایڈمنسٹریٹوٹربیونلزایکٹ، 1985 کی دفعہ 21(1) میں موجود قانونی دفعات کے پیش نظر، ٹربیونل تین سال کی مدت سے آگے دائر درخواست کو اہلیت کے مطابق قبول کرنے اور نمٹانے میں جائز نہیں تھا۔[618–ب]

حکومت ہنداور دیگران کے سکریٹری بنام شیورام مہادوگائیکواڑ،[1995] ضمیمہ 3 ایس سی 331، پرانحصار کیا۔

2۔درخواست دائر کرنے میں تاخیر کے لیے مدعاعلیہ نمبر 1 کی طرف سے دی گئی وضاحت پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ٹربیونل کے سامنے اس کی کوئی بنیاد نہیں رکھی گئی تھی۔[A–618؛H–617]

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار: دیوانی اپیل نمبر 3119 آف 1997 وغیرہ۔

1994 کے اواے نمبر 631 میں شملہ میں ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹوٹربیونل کے مورخہ 6.8.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے جتیندرشرما، محترمہ میناکشی وج اور پی این جھا

جواب دہندگان کے لیے نریش کے شرما، اوتارسنگھ راوت اور کے ایس چوہان

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ایس پی کردوکر، جسٹس۔ ان دونوں سول اپیلوں کو اس مشترکہ فیصلے کے ذریعے آسانی سے نمٹا دیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹوٹربیونل (مختصر طور پر ٹربیونل) کے ذریعے 1994 کے او۔اے نمبر 631 میں 6 اگست 1996 کے مشترکہ حکم نامے کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ دیوانی اپیل نمبر 3119 آف 1997 رمیش چند شرما کے ذریعے دائر کی گئی ہے جسے محکمہ جاتی پروموشن کمیٹی کی سفارش پر اسسٹنٹ لیجسلیٹیوڈرافٹ مین (ہندی) کلاس II (گزٹیڈ) کے طور پر سلیکشن پوسٹ پر ترقی دی گئی ہے۔ 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 3120 ریاست ہماچل پردیش کی طرف سے دائر کی گئی ہے۔

2۔سلیکشن پوسٹ کے لیے بنیادی عملہ مترجم–کم–لیگل اسسٹنٹ ہے۔حکومت ہماچل پردیش کی طرف سے بنائے گئے "بھرتی اور پروموشن رولز" نامی متعلقہ قوانین کے تحت بنیادی عملہ یعنی مترجم–کم–قانون ساز اسسٹنٹ یا پروف ریڈر میں کم از کم تین سال کے تجربے کی شرط مقرر کی گئی ہے۔ہماچل پردیش کی حکومت نے ڈی پی سی کی سفارش کو قبول کرلیا اور اپیل کنندہ رمیش چند شرما کو اسسٹنٹ

لیجسلیٹیو ڈرافٹ مین (ہندی) کلاس –II (گزٹیڈ) کے طور پر ترقی دی۔ اگرچہ، وہ درج ذیل حالات میں خدمت میں مدعا علیہ نمبر 1– ادھم سنگھ کمال سے جونیئر تھے :

ان اپیلوں میں اٹھائے گئے مختلف تنازعات کو بیان کرنا غیر ضروری ہے کیونکہ ہمارے سامنے اٹھایا گیا بنیادی سوال ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ 1985 کی دفعہ 21 کے تحت فراہم کردہ حدود سے متعلق ہے۔ پہلے مدعا علیہ نے حکومت ہماچل پردیش کی طرف سے 22 اپریل 1991 کو جاری کردہ رمیش چند شرما کی ترقی کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے تین سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد ٹریبونل میں اواے دائر کیا۔ یہ بتانا کافی ہے کہ پہلے مدعا علیہان ادھم سنگھ کمال فضائیہ میں خدمات انجام دے رہے تھے اور مذکورہ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد، وہ اکتوبر 1989 میں مترجم–کم–لیگل اسسٹنٹ کے طور پر مقرر ہوئے اور 5 اکتوبر 1989 کو اس میں شامل ہوئے۔ یہ عام بنیاد ہے کہ فضائیہ میں ان کی ماضی کی خدمات کا حساب لگایا گیا اور اسی کے مطابق انہیں اپیل کنندہ رمیش چند شرما سے سینئر رکھا گیا۔ پروموشنل پوسٹ (اسسٹنٹ لیجسلیٹیو ڈرافٹ مین (ہندی) کلاس –II (گزٹیڈ) میں ایک خالی جگہ پیدا ہوئی۔ یہ خالی جگہ درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص تھی لیکن اس زمرے سے امیدوار دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے اسے عام خالی جگہ قرار دیا گیا۔ مانا جاتا ہے کہ اودھم سنگھ کمال نے خالی ہونے کی تاریخ پر بنیادی عملہ ٹرانسلیٹر –کم–لیجیلیٹو اسسٹنٹ یا پروف ریڈر میں تین سال کا تجربہ نہیں رکھا تھا۔ یہ شرط آئین ہند کے آرٹیکل 309 کے تحت اختیارات کے استعمال میں ہماچل پردیش حکومت کی طرف سے بنائے گئے قواعد کے تحت تجویز کی گئی تھی۔ ڈی پی سی جس نے رمیش چند شرما اور ادھم سنگھ کمل کے سروس ریکارڈ پر غور کرنے کے لیے 16 فروری 1991 کو اپنی میٹنگ کی، اس نے پایا کہ بعد والے نے فیڈر کیڈر میں تین سال کے تجربے کی شرط پوری نہیں کی اور اس لیے 22 اپریل 1991 کے اپنے خط کے ذریعے رمیش چند شرما کو اسسٹنٹ لیجسلیٹیو ڈرافٹ مین (ہندی) کلاس II (گزٹیڈ) کے طور پر مقرر کرنے کے لیے منتخب کیا اور سفارش کی۔

.3 پہلے مدعا علیہان ادھم سنگھ کمال نے یکم مئی 1991 کو حکومت ہماچل پردیش کے ڈپٹی سکریٹری (ایس اے ڈی) کو اپنی نمائندگی پیش کی جسے 2 جولائی 1991 کو حکومت نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ چونکہ ان کے پاس تین سال کا تجربہ نہیں ہے، اس لیے وہ اہل نہیں ہیں۔ اسی دوران، حکومت ہماچل پردیش (محکمہ عملہ) کی طرف سے 22 اپریل 1991 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے رمیش چند شرما کو ہماچل پردیش سیکرٹریٹ میں اسسٹنٹ لیجسلیٹیو ڈرافٹ مین (ہندی) کلاس –II (گزٹیڈ) کے طور پر مقرر کیا گیا۔

4۔ مدعا علیہ نمبر 1 ادھم سنگھ کمال نے 2 جون 1994 کو ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے سامنے اصل درخواست (اواے) دائر کی۔ یہ او۔اے تسلیم شدہ طور پر ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ایکٹ، 1985 کی دفعہ 21 کے تحت فراہم کردہ تین سال کی حد کی مقررہ مدت سے باہر تھا۔ جہاں تک پیراگراف 5 میں حدود کا تعلق ہے، پہلے مدعا علیہ نے درج ذیل بیان کیا ہے :

"درخواست گزار مزید اعلان کرتا ہے کہ درخواست ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ 1985 کی دفعہ 21 میں مقرر کردہ حدود کے اندر ہے۔

یہ بیان واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ پہلا مدعا علیہ ہمیشہ اس بات پر زور دے رہا تھا کہ اس نے حد کے اندر اواے دائر کیا تھا لیکن ایسا نہیں تھا۔ ان دونوں اپیلوں میں اپیل گزاروں نے یہ دلیل پیش کی ہے کہ اواے تین سال سے زیادہ کا تھا اور اس لیے اسے

ایڈمنسٹریٹوٹریبونل ایکٹ 1985 کی دفعہ 21 کے تحت حد بندی کے ذریعے روک دیا گیا تھا۔اپیل گزاروں کی طرف سے اٹھائے گئے اس اعتراض کے باوجود، پہلے مدعا علیہ نے تاخیر کی معافی کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی۔ایکٹ کی دفعہ 21(3) ٹریبونل کو یہ اختیار دیتی ہے کہ اگر معقول وجہ دکھائی جائے تو وہ تاخیر کو معاف کر دے۔

5۔دفعہ 21 درج ذیل ہے:

"21۔حد—(1) ٹریبونل کسی درخواست کو قبول نہیں کرے گا:

(a) ایسی صورت میں جہاں شکایت کے سلسلے میں کوئی حتمی حکم جیسا کہ دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) میں مذکور ہے، جب تک کہ درخواست نہیں کی گئی ہو، اس تاریخ سے ایک سال کے اندر جس پر ایسا حتمی حکم دیا گیا ہے۔

(b) ایسی صورت میں جہاں دفعہ 20 کی ذیلی دفعہ (2) کی شق (ب) میں مذکور اپیل یا نمائندگی کی گئی ہو اور اس کے بعد چھ ماہ کی مدت اس طرح کے حتمی حکم کے بغیر ختم ہو گئی ہو، مذکورہ مدت چھ ماہ کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ سے ایک سال کے اندر۔

XXX(2) XXX XXX

XXXX

(3) ذیلی دفعہ (1) یا ذیلی دفعہ (2) میں کسی بھی چیز کے باوجود، ذیلی دفعہ (1) کی شق (اے) یا شق (بی) میں متعین ایک سال کی مدت کے بعد یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ذیلی دفعہ (2) میں متعین چھ ماہ کی مدت کے بعد درخواست داخل کی جا سکتی ہے، اگر درخواست گزار ٹریبونل کو مطمئن کرتا ہے، کہ اس مدت کے اندر درخواست نہ دینے کی اس کے پاس معقول وجہ تھی۔

مذکورہ بالا توضیعات انحصار کرتے ہوئے، اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ پہلے مدعا علیہ ادھم سنگھ کمال کی طرف سے دائر کردہ اوا ے کو حد سے روک دیا گیا تھا۔تاخیر کی معافی کے لیے کوئی درخواست دائر نہیں کی گئی۔دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت کسی درخواست کی عدم موجودگی میں جس میں تاخیر کی معافی کی درخواست کی گئی تھی، ٹریبونل کے پاس اہلیت کی بنیاد پر اوا ے کو قبول کرنے اور نمٹانے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔اس لیے یہ دلیل دی گئی کہ ٹریبونل نے ایکٹ کے دفعہ 21 میں موجود قانونی دفعات کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا ہے اور اس لیے اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے۔

6۔پہلے مدعا علیہ کے سیکھے ہوئے وکیل نے زور دے کر کہا کہ 2 جولائی 1991 کو ہماچل پردیش حکومت کی طرف سے اس کی نمائندگی کو مسترد کرنے کے بعد، اس نے ایک اور نمائندگی کی تھی جس میں حقیقت پسندانہ موقف کی طرف اشارہ کیا گیا تھا اور اس لیے حد کی مدت کو 2 جولائی 1991 سے نہیں بلکہ اس کی دوسری نمائندگی کے مسترد ہونے کی تاریخ سے شمار کرنے کی ضرورت ہے (کوئی

تاریخ ذکر نہیں کی گئی ہے)۔انہوں نے یہ بھی زور دیا کہ یہ خالی جگہ اس لیے پیدا ہوئی کیونکہ شری سیتا رام ڈھولیتا جو اس عہدے پر فائز تھے اور مترجم –کم –لیگل اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے، مارچ 1990 میں مذکورہ عہدے پر حق رائے دہی رکھ کر مصفی پر چلے گئے۔یہ مدعا علیہ ایک حقیقی عقیدے کے تحت تھا کہ جب تک واجب الادا ختم نہیں ہوتا، اس وقت تک کوئی واضح خالی جگہ نہیں ہو سکتی ہے اور اس لیے جب بھی ایسی خالی جگہ پیدا ہوگی، اس کے دعوے پر غور کیا جائے گا۔ان حالات میں انہوں نے ابتدائی تاریخ میں اوا ے فائل نہیں کیا۔اگر کوئی تاخیر ہو تو اسے معاف کیا جا سکتا ہے۔

7۔ریکارڈ پر موجود مواد کو دیکھنے اور فریقین کے وکیل کو سننے کے بعد، ہماری رائے ہے کہ ہمارے سامنے دی جانے والی وضاحت پر غور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کی کوئی بنیاد ٹریبونل کے سامنے نہیں رکھی گئی تھی۔پہلے مدعا علیہ کے لیے یہ کھلا تھا کہ وہ تاخیر کی معافی کے لیے ایکٹ کی دفعہ 21(3) کے تحت مناسب درخواست دے اور ایسا نہ کرنے کے بعد اسے اس آخری مرحلے میں اس طرح دلیل کو اٹھانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ہماری رائے میں، تین سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد ٹریبونل کے سامنے دائر کردہ اوا ے کو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل ایکٹ، 1985 کی دفعہ 21(1) میں موجود قانونی دفعات کے پیش نظر اہلیت کے لحاظ سے داخل اور نمٹا نہیں جا سکتا تھا۔اس سلسلے میں قانون اب طے ہو چکا ہے، دیکھیں سکریٹری برائے حکومت بھارت اور دیگران بنام شیوم مہادو گائیکواڑ، [1995] ضمیمہ 3 ایس سی 331۔

8.اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، 1994 کے اوا ے نمبر 631 میں 6 اگست 1996 کو ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کی طرف سے منظور کردہ اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے اور مذکورہ اوا ے کو حد بندی کی بنیاد پر خارج کر دیا گیا ہے۔دیوانی اپیل نمبر 1997 کے 3119 اور 1997 کے 3120 کی اجازت ہے۔ان حالات میں فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

ایس۔وی۔کے

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document